السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کوئی ایسا عمل یا کوئی ایسا طریقہ یا ایسا ذریعہ بتلایے کہ جس سے انسان کا جنت میں جانا یقینی ہوجائے ۔ ( محمد مسعود آثم ) ( ۳۱ جولائی ۱۹۹۲ ئ )

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کتب احادیث میں موجود صبح وشام کے وظائف کا اہتمام بالعموم اور سید الاستغفار کا التزام بالخصوص ہونا چاہیے جس کے الفاظ یوں ہیں :

"اللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ" صحیح البخاری، باب أفضل الاستغفار، رقم: ۶۳۰۶

نبی ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کے وقت یقین سے یہ کلمات کہے اور اس روز وہ شام سے پہلے مرگیا۔ سو وہ اہل جنت سے ہے اور جس نے شام کے وقت یقین سے یہ کلمات کہے اور اُسی رات وہ صبح سے پہلے مرگیا سو وہ اہل جنت سے ہے۔''

محض اعمال پر بھروسہ کرکے بیٹھ رہنا مومن کی شان سے بعید ہے۔ رب العزت کی بہشت رجاء اور خوف کے درمیان ہے۔ مسلسل عمل جدوجہد تادم مرگ جاری رہنی چاہیے۔

حدیث میں ہے کہ کوئی شخص صرف نیک عملوں کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ جب تک اللہ کی رحمت شامل حال نہ ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی ''صحیح'' میں بابس الفاظ تبویب قائم کی ہے :

"بَابُ خَوْفِ المُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ: مَا عَرَضْتُ قَوْلِي عَلَى عَمَلِي إِلَّا خَشِيتُ أَنْ أَكُونَ مُكَذِّبًا وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَدْرَكْتُ ثَلاَثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلَى نَفْسِهِ، مَا مِنْهُمْ أَحَدٌ يَقُولُ: إِنَّهُ عَلَى إِيمَانِ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، وَيُذْكَرُ عَنِ الحَسَنِ مَا خَافَهُ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلاَ أَمِنَهُ إِلَّا مُنَافِقٌ"

یعنی مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ عدم شعور میں کہیں اس کے اعمال ضائع نہ ہوجائیں۔ ابراہیم تیمی نے کہا جب میں نے اپنے قول کو عمل پر پیش کیا تو مجھے خوف لاحق ہوا کہیں عمل سے اپنی بات کی خود ہی تو تکذیب نہیں کر رہا اور ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے میں نے تیس صحابہ کو پایا جو سب کے سب اپنی جانوں پر نفاق سے خوف زدہ تھے ان میں سے کوئی بھی یہ بات نہیں کہتا تھا کہ اس کا ایمان جبرئیل اور میکائیل فرشتوں جیسا ہے حضرت حسن سے بیان کیا جاتا ہے اللہ سے صرف مومن ڈرتا ہے اور منافق اپنے کو اس سے اَمن میں سمجھتا ہے۔ قرآن میں ہے :

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ٤٦ ... سورة الرحمٰن

فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ٩٩ ... سورة الأعراف

بعض سلف فرمایا کرتے تھے کاش مجھے یقین ہوجائے کہ رب نے میری زندگی بھر کی صرف ایک نماز قبول کرلی ہے۔ اس لیے بے فکری کا کبھی نہ سوچیں۔ پیش آمدہ مسافت کے مراحل بڑے پر خطر ہیں۔ ان سے بچاؤ کی سعی وتدبیر ہر لمحہ ہونی چاہیے۔ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (المائدة: ۲۷)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

**جلد: 3، متفرقات: صفحہ: 634**

**محدث فتویٰ**